مجھ میں وہ تاب ضبط شکایت کہاں ہے اب
چھیڑو نہ مجھ کو میرے بھی منہ میں زباں ہے اب

# عقیدہ نور و بشر اور دیوشیطانی
# بجواب
# عقیدہ نور و بشر اور رضا خانی


تحریر
شعیب احمد
بہرائچ شریف

*Shoaib Ahmad Bahraich Sharif*
*Whatsaap Nambar- 9170813892*

# شـــــــــــرف انتســــــــــاب

امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
کے نام جن کی پوری زندگی سرکار دو عالم ﷺ
کی عصمت پر پہرہ دینے میں گزری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اہل فہم خوب جانتے ہیں" دیوبندیت" جہالت کا دوسرا نام ہے - جو"دیوبندی" ہے وہ جاہل ضرور ہوگا اور جو جاہل نہیں وہ "دیوبندی"نہیں- "دیوبندی" بننے کے لیے جاہل, گستاخ, بدتمیز حیوان صفت بے شرم, جھوٹا , مکار , دجال فریبی ہونا بہت ضروری ہے۔"دیوبندیت"اور عقل دو متضاد چیزوں کا نام ہے,, اہل مناطقہ پر واضح ہے کہ متضاد اشیاء جمع نہیں ہوسکتیں ۔اسی لئے جہاں "دیوبندیت" ہوگی وہاں عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی اور جہاں عقل ہوگی وہاں "دیوبندیت" کا دور دور تک کوئی نام ونشان نہیں ہوگا -اس حقیقت کا اندازہ آپ کو اس مختصر سی تحریر میں ہو جائے گا;ایک بدعقل سیف حنفی دیوبندی جس کی ایک جاہلانہ تحریر وہاٹس ایپ پر موصول ہوئی- جس کے اندر اس بدعقل دیوشیطانی نے اہل سنت حنفی بریلوی کے نور و بشر کے عقیدہ پر تضاد بیانی ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے- حالانکہ خود ان کا مسلک, اور ان کے"اکابرین" تضاد بیانیوں کے بھنور میں غرق ہیں-جن کے خود کے"اکابیرین" تضادات میں غرق ہیں وہ دوسروں کے "اکابیرین"پر کس منہ سے زبان دراز کرتے ہیں سیف صاحب کے مریض الامت نے پہلے ہی اپنے ماننے والوں کی لئے کہا تھا:

"چھنٹ چھنٹ کر تمام احمق (دیوبندی) میرے ہی حصہ میں آ گئے ہیں۔"

(ملفوظات حکیم الامت جلد,1 صفحہ,294)

سیف دیوشیطانی نے اپنے اکابرین کی روش کو اختیار کرتے ہوئے اپنی تحریر میں صرف چولیں ہی ماری ہیں- حالانکہ موصوف کو درست اردو بھی لکھنی نہیں آتی- ان کا املا کتنا درست ہے ان کی تحریر سے معلوم ہوجائے گا ہم

یہاں ان کا املا درست کر کے ان کی تحریر پیش کریں گے۔ انہوں نے سب سے پہلی چول یہ ماری کہ نبی ﷺ کی بشریت کا اقراری کافر۔اور علماء اہل سنت کے چار حوالے خیانت کر کے پیش کیے اس کے بعد ہیڈنگ ڈالی ان سب حوالہ جات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جو نبی ﷺ کو بشر مانے وہ کافر ہے۔اس کے بعد چند عبارات یہ پیش کی نبی کو بشر نہیں کہہ سکتے ۔ بشریت کا منکر کافر سیف دیو بندی صاحب جواب ملاحظہ فرمائیں۔ نورانیت اور بشریت متضاد نہیں۔یعنی نور ,بشر کی اور بشر نور کی ضد نہیں ہے۔ جیسے دن اور رات ,بینا اور نابینا, عالم اور جاہل' سایہ اور دھوپ' وغیرہ۔یعنی دن ہے تو رات نہیں، رات ہے تو دن نہیں، بینا ہے تو وہی بیک وقت نابینا نہیں' اور اگر جاہل ہے تو اسے عالم نہیں کہا جائے گا ۔ مگر نور ہے. تو بشر بھی ہے بشر ہے تو نور بھی ہے یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ بشر ہوں مگر چاند، سورج، ستارے، چراغ، لیمپ، بلپ، اور دیگر ہر قسم کی روشنیاں نہ ہوں ان تمام کی موجودگی بشریت کی نفی نہیں کرتی اور بشر کے ہوتے ہوئے یہ تمام انوار اور روشنی کے وسائل مٹ نہیں جاتے نور کی ضد ظلمت ہے بشریت نہیں۔ نور کی موجودگی بشریت کو معدوم نہیں ہونے دیتی۔ لہذا نور، بشر کی اور بشر، نور کی ضد نہیں ہے۔ان کی بیک وقت موجودگی اپنی اپنی صفت پر قائم و دائم ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذات نور بھی ہے اور وصف بشریت سے بھی موصوف ہے۔سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

محمد بشر لا کالبشر
یاقوت حجر لا کالحجر

نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ بشر ہیں ,مگر تمام بشر کی طرح نہیں۔ کہ یاقوت پتھر ہے لیکن عام پتھر کی طرح نہیں۔

''ہمارے جن اکابرین نے بشر کہنے کا انکار کیا ہے۔بشر کہنا کفر لکھا ہے وہاں مراد اپنی طرح بشر کہنا ہے ; یا صرف بشر کہنا ہے ; سیف دیوبندی نے سب سے پہلے سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ کی ادھوری عبارت پیش کی ہم پوری عبارت پیش کرتے ہیں۔''

''اس سے معلوم ہوا, کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل و کمالات کے اِنکار کا پہلو نکلتا ہے- اس لئے قرآنِ پاک میں جا بجا( جگہ جگہ )انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافِر فرمایا گیا اور درحقیقت انبیاء کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور, اور کُفّار کا دستور ہے-''

(خزائن العرفان صفحہ,5)

''ان شاء اللہ اگے ہم اس کی تائید دیوبندی کتب سے کریں گے-''

سیف دیوشیطانی کی پیش کی ہوئی دوسری عبارت:

''مفتی احمد یار خان نعیمی'' علیہ الرحمہ کی عبارت پیش کرنے میں سیف دیوشیطانی نے سخت خیانت کی ہے پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں:

اسی طرح حضور ﷺ کی ظاہری صفات کو مان لینا ایمان نہیں کہ وہ بشر تھے، مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، مدینہ منورہ میں قیام فرمایا کھاتے پیتے تھے -سیدنا عبداللہ کے فرزند تھے- آمنہ خاتون کے لخت جگر نور نظر تھے- کیونکہ یہ تو ان کے ظاہری اوصاف ہیں اس کے کفار بھی قائل تھے بلکہ حضور پاک علیہ السلام کے چھپے ہوئے اوصاف کو ماننے کا نام ایمان ہے"-

(تفسیر نعیمی جلد,1 صفحہ,100)

اس مکمل عبارت سے یہ بات ثابت ہوئی مفتی صاحب علیہ الرحمہ یہاں بشریت کے تعلق سے کچھ نہیں فرما رہے ہیں سیف دیوشیطانی بے موقع محل اس بات کو پیش کر کے بقول سرفراز دیوشیطانی پاگل قرار پائے ملاحظہ فرمائیں-

سرفراز دیوبندی صاحب تحریر کرتے ہیں:

بے موقع اور بے ڈھنگی بات کرنا پاگلوں کا کام ہے-

(ملفوظات حضرت مولانا سرفراز خان صفدر,صفحہ,344)

تو سیف دیوبندی اپنے ہی نام نہاد امام اہلسنت کے مطابق پاگل ثابت ہو گئے-

سیف دیوبندی کی پیش کی ہوئی تیسری عبارت ''ابو محمد عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب رشد الایمان کے باب نمبر۳ کی ہے, جس کو پیش کرنے میں سیف دیوبندی نے واضح خیانت سے کام لیا ہے- آیئے مکمل عبارت ہم پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں- ابو محمد عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب 'رشد الایمان' میں باب نمبر۳ میں حضور سید عالم ﷺ کے نور ہونے پر دلائل کے انبار لگائے پھر باب نمبر۴ میں حضور سید عالم ﷺ کی بے مثل بشریت پر دلائل کے انبار لگائے اس کے بعد باب نمبر۵ میں کفار نے انبیاء علیہ السلام کو اپنے مثل بشر کہا (یعنی بشر کہنا کفار مشرکین کا وتیرہ رہا ہے) اس پر دلائل کے انبار لگائے - جب آپ تینوں ابواب کا بغور مطالعہ کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا مصنف علیہ الرحمہ یہاں تحریر کر رہے ہیں نبی کو بشر رب تعالیٰ نے کہا یا خود حضور نے اپنے آپ کو بطور انکساری، تواضع کے لیے کہا۔ یا کفار مشرکین نے اپنی طرح بشر کہا تو اب جو نبی کریم ﷺ کو (اپنی طرح) بشر کہے وہ نہ تو خدا ہے اور نہ ہی نبی لہذا وہ کفار میں ہی داخل ہوا- اور ہم نے اپنے اس عقیدے کی وضاحت شروع میں کر دی ہے,, کہ ہم حضور ﷺ کے لیے بے مثل بشریت مانتے ہیں سیف دیوبندی کی پیش کی ہوئی چوتھی عبارت ابلیس نے آدم علیہ السلام کے ڈبل توہین کی آپ کو بشر کہا پھر خاکی کہا- اس کا بھی وہی مفہوم ہے جو ہم بیان کر آئے ہیں اب ان عبارات کی تائید دیوبندی کتب سے ملاحظہ فرمائیں-

مولوی خالد محمود صاحب لکھتے ہیں:

''انبیا کو اعتقاداً بشر ماننا اور اظہار عقیدت میں انہیں بشر کہنا یہ ایک پیرایہ (طرز، ڈھنگ) بیان ہے- دوسرے انہیں بشر کہہ کر بلانا یہ دوسرا پیرایہ (طرز، ڈھنگ) ہے، جب کسی کو بلانا ہو تو اس کو اس کی امتیازی شان سے بلایا جاتا ہے ذات کے درجے سے نہیں، سو اگر کسی نے پیغمبر کو بشر کہہ کر یا آدمی کہہ کر بلایا تو انہیں اس طرح بشر کہنا واقعی بے ادبی کا ایک پیرایہ (طرز، ڈانگ) ہے-'' (مطالعہ بریلویت جلد، 5 صفحہ،245)

مولوی ادریس کاندھلوی صاحب کے سوانح میں ہے:

''بعض لوگ نور و بشر کے جھگڑے میں پڑے رہتے ہیں- یہ نازک مقام ہے کسی وقت بے ادبی سے بشر کہ دیا تو پیغمبر کی تنقیص لازم آئے گی - جس سے ایمان سلب ہونے کا اندیشہ ہے-''

(تذکرۃ ادریس کاندھلوی صفحہ,163)

ایسے ہی دیوبندی ترجمان لکھتا ہے:

''تو جبکہ انبیاء کو صرف بشر ہی سمجھتا ہے سمجھ لے کہ یہ ابلیس کی میراث ہے - یعنی انبیاء مابہ الاشتراک بشریت پر نظر کرنا اوران کے مابہ الامتیاز سے انکار کرنا کفر ہے-''

(تذکرۃ القرآن والخبر صفحہ,131)

ان حوالہ جات سے ثابت ہو گیا صرف بشر کہنے سے بشریت کا انکار لازم نہیں آتا بلکہ اپنی طرح بشر سمجھنا, یا صرف بشر سمجھنے سے بشریت کا انکار لازم آتا ہے-

سیف دیوبندی صاحب ہمارے تمام اکابرین آپ ﷺ کی بشریت کو مانتے ہیں- آپ ﷺ کو کامل وافضل البشر تسلیم کرتے ہیں حتیٰ کہ آپ کی بشریت کا مطلقاً انکار کرنے والا ہمارے اکابرین کے نزدیک کافر ہے- ''علماء اہلسنت'' اور سیدی ''اعلیٰ حضرت'' امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد مقامات پر, اس بات کی صراحت کی ہے- کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا مطلقاً انکار کفر ہے- چنانچہ فتاوٰی رضویہ شریف میں آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صورت ظاہر بشری ہے حقیقت باطنی بشریت سے ارفع واعلٰی ہے یا یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوروں کی مثل بشر نہیں وہ سچ کہتا ہے اور جو مطلقاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بشریت کی نفی کرے وہ کافر ہے-

قال تعالیٰ قل سبحن ربی ھل کنت الا بشرارسولا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد15,صفحہ356)

تمہارے ''اکابرین نے بھی تسلیم کیا ہے (اہل سنت بریلوی) نبی کریمﷺ کی بشریت کے قائل ہیں'' چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی ابوایوب دیوبندی صاحب تحریر کرتے ہیں:

''ظاہر ہے بریلوی حضرت نبی اکرم کی بشریت کا میلاد مناتے ہیں۔''

(500 باادب سوالات، صفحہ 53)

مولوی مختارالدین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''ان حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ بریلوی بھی نبی اکرمﷺ کی بشریت کے قائل ہیں۔''

(راہ محبت، صفحہ 34)

آگے لکھتے ہیں

''اس طرح بعض بریلوی علما نبی اکرم کی بشریت کا انکار کرتے ہیں۔ تو ایسے الزامات لگانا ان کے ساتھ بہت زیادتی اور ظلم ہے۔''

(راہ محبت، صفحہ 40)

دیوبندیوں کے امام اہلسنت مولوی سرفراز تحریر کرتے ہیں:

''بلاشک اکثر بریلوی صاحبان جملہ حضرات انبیا کرام کو اور آنحضرتﷺ کی ذات گرامی کو جنس اور نوع کے لحاظ سے بشر آدمی اور انسان ہی تسلیم کرتے ہیں۔''

(اتمام البرہان حصہ سوئم، صفحہ 2)

مولوی فردوس قصوری صاحب تحریر کرتے ہیں:

''البتہ مسئلہ اور درجہ کے عقیدہ میں بریلوی علماء کی کتابیں بھی گواہ ہیں کہ رسول اللہ بشر ہیں۔''

(چراغ سنت، صفحہ، 294)

مولوی احمد ممتاز صاحب تحریر کرتے ہیں:

''اعلیٰ حضرت سب انبیاء کرام کو جنس بشر ہی میں سمجھتے تھے۔''

(پانچ مسائل، صفحہ 46 ,)

ہمارے نور و بشر, کے عقیدے میں ہرگز تضاد نہیں بشریت ,ماننے سے نور کا انکار نہیں ہوتا۔ اور نور ماننے سے بشریت پر فرق نہیں آتا۔ قدر وضاحت اوپر گزر چکی ہے یہاں آپ کے اکابرین کے چند حوالے پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

آپ کے محدثِ کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم مولوی فرید دیوبندی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''پیغمبر علیہ السلام نور بھی ہیں بشر بھی ہیں - قرآن کریم میں اس پر تصریح ہوئی ہے۔''

(فتاویٰ فریدیہ جلد,1 صفحہ,456)

مولوی یوسف لدھیانوی صاحب لکھیے ہیں:

''آنحضرت ﷺ بیک وقت نور بھی ہیں اور بشر بھی, یہی قرآن کریم کا, آنحضرت ﷺ کا, صحابہ وتابعین,کا اور اکابر اہل سنت کا عقیدہ ہے۔''

(آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد,1 صفحہ,61)

مولوی یوسف دیوبندی ایک اور مقام پر تحریر کرتے ہیں:

''اگر زید اپ (ﷺ) کے نور ہونے کا بھی قائل ہے تو اس کا موقف بھی صحیح ہے اور اگر بشریت اور نورانیت میں تضاد سمجھتا ہے تو اس کا موقف غلط ہے۔''

(آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد 1, صفحہ 99)

فتاویٰ ریاض العلوم میں ہے:

حضور ﷺ کا نور ہونا تو یہ آپ ﷺ کے بشر ہونے کے منافی نہیں ہے۔

(فتاویٰ ریاض العلوجلد 1, صفحہ 99)

سیف دیوبندی صاحب میں نے تمہارے دجل (جو تم نے تضاد بنا کر پیش کیا تھا) اس کی کافی وضاحت کرتے ہوئے مسکت جواب دے دیا' آئندہ سے اپنے اکابرین کو پڑھ کر کوئی اعتراض وارد کرنا۔ آپ نے آگے پھر چند عبارت پیش کی جس کے اندر حضور کو بشر کہا گیا۔ جس کا , مدلل ,مسکت , جواب دیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد آپ نے لباس بشریت پر, حقیقی نور ہونے پر تبصرہ کیا; لباس بشری میں ماننا بھی آپ کی بشر ہونے کی نفی ہے۔ کیونکہ لباس بشری تو وہ پہنے گا جو حقیقت میں بشر نہ ہو, جو حقیقی بشر ہوا سے لباس بشری کی کیا ضرورت۔ حوالے کے طور پر غلام رسول سعیدی صاحب کی ادھوری عبارت پیش کی۔

جواب۔ سب سے پہلے:

غلام رسول سعیدی صاحب کے پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں:

''بعض علماء سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو انسان اور بشر نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ آپ کی حقیقت نور ہے اور بشریت آپ کی صفت یا آپ کا لباس ہے' اور بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ آپ کی حقیقت کیا ہے یہ کوئی نہیں جانتا' نورانیت بھی آپ کی صفت ہے' اور بشریت بھی آپ کی صفت ہے' لیکن قرآن مجید اور احادیث صحیحہ

سے یہی واضح ہوتا ہے کہ آپ نوع انسان اور بشر سے مبعوث کیے گئے ہیں اور یہی آپ کی حقیقت ہے لیکن استعداد وحی کے لحاظ سے آپ عام انسانوں سے ممتاز ہیں اور آپ پر نور کا اطلاق بھی کیا گیا ہے اور اس کے محامل وہی ہیں جو ہم نے بیان کر دیئے ہیں لیکن یہ ایک فکری مسئلہ ہے اس' کا ضروریات دین سے کوئی تعلق نہیں' ہے۔ تاہم یہ بات ضرور ملحوظ رہنی چاہیے کہ ہماری عقائد کی تمام کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ نبی انسان اور بشر ہوتا ہے جس پر وحی نازل کی جاتی ہے اور اس کو تبلیغ احکام کے لیے مبعوث کیا جاتا یا۔''

(تبیان القرآن جلد،2 صفحہ،453)

پہلی بات سعیدی صاحب کی فکر سے ہمارا کافی اختلاف رہا ہے۔ آپ کے ابو ایوب دیوبندی صاحب نے بھی لکھا ہے کہ ہم نے سعیدی صاحب کا رد کیا ہے, ان کے رد میں کتب لکھی گئی ہے اس لیے سعیدی صاحب کا حوالہ پیش کرنا ہمارے خلاف یہ آپ کی حماقت ہے۔

''دوسری بات سعیدی صاحب کی پوری عبارت اوپر ملاحظہ فرمائیں۔ آپ نے لکھا ہے یہ ایک فکری مسئلہ ہے اس کا ضروریات دین سے کوئی تعلق نہیں۔ تاہم یہ بات ضرور ملحوظ رہنی چاہیے, کہ ہماری عقائد کی تمام کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ نبی انسان اور بشر ہوتا ہے جس پر وحی نازل کی جاتی ہے'', تو کس منہ سے آپ نے دعویٰ کردیا' کہ لباس بشریت اور حقیقی نور ہونے کا دعوی بشریت کا انکار ہے۔

تیسری بات لباس بشریت اور حقیقی نور پر اپنے اکابرین کی خانہ جنگی ملاحظہ فرمائیں۔

قصائد قاسمی میں لکھا ہے:

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار

(قصائد قاسمی صفحہ نمبر5)

''اس شعر میں مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے اقرار کیا ہے ,نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر محض بشریت کا حجاب تھا۔''

مولوی زکریا کاندھلوی صاحب نے بھی اپنی کتاب میں اس کو نقل کیا ہے۔:

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نہ جانا کون ہے کچھ بھی نے جز ستار

(فضائل اعمال جلد ا,صفحہ 804)

مولوی عبدالحق دہلوی دیوبندی صاحب تحریر کرتے ہیں:

''حضرات انبیاء(علیہم السلام)چونکہ جامہ بشریت میں ہیں۔''

(تفسیر حقانی سورۃ تکویر آیت نمبر 15,)

لیجئے اپنے مریض الامت,مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کا فتوی بھی ملاحظہ فرمائیں;

''و آں واعظ ایں ہم گفت کہ آنحضرت ﷺ در ظاہر صورت بشر بود ولیکن در حقیقت بشر نبود و ایں ہم گفت کہ آنحضرت ﷺ در ہر جا در ہر ساعت حاضر و ناظر است۔ اکنوں عرض است کہ بتوجہ موجہ ہاد یا نہ از سرایں معانی ہدایت بخشندک اطمینان دل حاصل وواصل شود۔''

ترجمہ۔ ایک مقرر نے یہ بات کہی ,کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری صورت میں بشر تھے ۔اور لیکن حقیقت میں بشر نہ تھے,اور یہ بات بھی کہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ میں ہر گھڑی حاضر ناظر ہیں۔ عرض خدمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان دونوں باتوں کا ایسا جواب عنایت فرمائیں جس سے دل مطمئین ہو جائے۔

''جواب ہر دواز گاہ بذمئہ اہل حق ست کہ مدعی بریں دعویٰ برہان قائم کند ورنہ دعویٰ اول کفر است دعویٰ ثانی شرک''

''ترجمہ۔ دونوں باتوں کے جواب میں اہل حق کے ذمہ یہ ہے ,کہ مدعی اس دعویٰ پر دلیل پیش کرے ورنہ

پہلا دعویٰ موجب کفر ہے، اور دوسرہ موجب شرک ہے۔

(امداد الفتاوی قدیم، جلد، 5 صفحہ، 234)

(امداد الفتاوی جدید، جلد، 11 صفحہ، 316)

ابوایوب دیوبندی نے صاحب بھی دست وگریباں جلد نمبر 3 میں تھانوی سے نقل کرتے ہیں:

''حکیم الامت سے سوال ہوا کہ لباس بشریت کا عقیدہ رکھنا کیسا ہے؟ تو فرمایا یہ کفر ہے۔''

(دست وگریباں جلد نمبر 3)

سیف دیوشیطانی پہلے اپنے اکابرین کا گند صاف کر لو, اس کے بعد اہل سنت بریلوی پر اپنی زبان دراز کرو لگاؤ اپنے اکابرین پر کفر کا فتویٰ, ہم یہ عقیدہ رکھیں (لباس بشریت کا) تو ہمارے اوپر بنا کسی دلیل کے کفر کا فتویٰ ے تمہارے نزدیک، ہم اسلام سے خارج تمہارے اکابرین یہی عقیدہ رکھیں تو عین اسلام عین ایمان۔

آپ ہی اپنی جفاؤں پر ذرا غور کریں

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

سیف دیوشیطانی صاحب لگے ہاتھ, نور حقیقی کے تعلق سے مولوی اشرفعلی تھانوی کا بھی ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

''اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہو۔''

(نشر الطیب صفحہ 25, 2003)

(نشر الطیب صفحہ 2007,16)

(نشر الطیب صفحہ 2017,5)

اس کے بعد سیف دیوبندی نے ہیڈنگ ڈالی آپ ﷺ کی وہ خلقت کیا ہے؟

اس کے بعد فتاویٰ افریقہ سے ایک عبارت اعلی حضرت کی طرف منسوب کر کے نقل کی, جب کی وہ عبارت حضور ﷺ کی حدیث ہے ۔ جس کو اعلی حضرت رضی اللہ عنہ نے ایک سوال کے جواب میں نقل کیا ہے۔ اس کے بعد جناب نے دعویٰ کیا اس سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی تخلیق کا مادہ مٹی ہے ۔ پس جس کا مادہ خلقت مٹی ہو وہ حقیقی بشر ہوتا ہے۔

جناب اوپر ہم قدر تفصیل سے عرض کر چکے ہیں, بشریت اور نورانیت, متضاد نہیں ۔ جس پر آپ کے اکابرین کے حوالہ جات درج کر چکے ہیں ۔ ہم حضور اکرم ﷺ کو بے مثل بشر, بھی مانتے ہیں اور نور بھی, مانتے ہیں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کو بشر مانتے ہیں اس کا ثبوت دیوبندی اکابرین سے ہم پیش کر چکے ہیں۔ حضور ﷺ کی بشریت میں کسی کا اختلاف ہی نہیں ۔ اختلاف تو حضور نبی اکرم ﷺ کی نورانیت، بشریت حضور ﷺ کی حقیقت نہیں، اپنے جیسا، عام بشر، پر ہے۔

حضور کا اس دنیا میں بشری لباس میں آنا, مکہ مکرمہ میں پیدا ہونا, کفار سے جنگ کرنا, کھانا, پینا, رہنا, روح کا قفس عنصری سے ایک آن کے لئے نکلنا, پھر حسب سابق حیات جاودانی عطاء ہونا, کفن مبارک کے ساتھ قبر مبارک میں جانا۔ سب ظاہر کرتا ہے آپ بظاہر بشر ہیں۔ اس کا انکار ہی کون کرتا ہے؟ اختلاف جس بات پر ہے آپ اس پر دلیل پیش کیجئے ۔ جس بات پر اختلاف ہی نہیں اس کو پیش کرنا۔ ''چہ معنی دارد'' لیکن آپ دلائل پیش نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کے پاس حضور کی نورانیت کی نفی پر کوئی دلیل نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی نورانیت پر, آپ کے اکابرین سے ہم حوالہ جات پیش کر چکے ہیں۔ آگے جہاں آپ نے قرآن کی آیت, اور حدیث, نقل کی ہے وہاں پر ہم آپ کے اکابرین سے مزید حوالہ جات پیش کریں گے۔

''مقیاس الحفیت کی عبارت آپ نے پھر بے موقع آدھی ادھوری پیش کر کے بقول سرفراز دیوبندی کے پاگلوں والا کام کیا ہے -اب آپ کی طبیعت صحیح ہو جائے اس لیے ہم عرض کرتے ہیں- مقیاس الحفیت کی اس عبارت میں دیوبندیوں ,وہابیوں, کا رد کیا جا رہا ہے- حضور نبی اکرم ﷺ نے بطور انکساری خود کو بشر کہا ہے جس کو دلیل بنا کر تم دیوبندی وہابی حضور اکرم ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہتے ہو- مقیاس الحفیات سے پوری عبارت پیش کرتے ہیں-''

آدم علیہ السلام کا کئی برس تک یہ وظیفہ رہا-

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا -وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

آدم علیہ السلام نے اس دعا میں اپنی ذات کی طرف ظلم اور خسارہ کو منسوب کیا- لیکن اگر ہم آدم علیہ السلام کی ذات کو ظلم اور خسارہ کی طرف منسوب کریں تو ایمان جاتا رہا-

ایسے ہی یونس علیہ السلام نے

لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

پڑھ کر اپنی طرف ظلم کو منسوب کیا- اگر ہم ان کو کہہ دے تو کفر ہے- لہٰذا انبیاء کرام نے جو الفاظ عجز و انکساری میں استعمال فرمائے کسی امتی نے ان کا حامل ان کو نہ قرار دیا- چنانچہ اگر ہم بھی انہیں الفاظ کو جو انہوں نے اپنی ذات پر استعمال فرمائے ہیں منسوب کریں تو کفر ہے- **علی ھذا القیاس حضور اکرم ﷺ** کا **انا بشر مثلکم** کہنا یا **ھل کنت الا بشرا رسولا** کہنا اور انبیاء کا **ان نحن الا بشر مثلکم** کہنا اپنی ذات کے واسطے تو جائز ہے- لیکن ہم امتیوں کو انبیاء علیہم السلام کی شان میں خصوصاً حضور اکرم ﷺ کی شان میں اپنے مثل بشر کہنا توہین انبیاء میں گرفتار ہونا ہے- اور سنت ابلیسی کے پیرو ہونا ہے- کیوں کہ سب مخلوق سے پہلے شیطان نے آدم علیہ السلام کو لفظ بشر استعمال کیا-

قَالَ يٰٓاِبۡلِيۡسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ

اے ابلیس تجھے کیا ہوا- تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا- یعنی سجدہ نہ کیا- تو اس نے جواب دیا:

لَمۡ اَكُنۡ لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡن

میرے یہ لائق نہیں ہے کہ میں ایسے بشر کو سجدہ کروں جس کو تو نے کیچڑ بجنے ہوئے سے پیدا کیا- ان کلمات سے ابلیس نے آدم علیہ السلام کی ڈبل توہین کی- آپ کو بشر کہا پھر خاکی کہا- جب اس نے یہ الفاظ آدم علیہ السلام کی بنسبت استعمال کئے- حالانکہ نقل الفاظ خداوندی تھے- لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا-

قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ وَّ اِنَّ عَلَيۡكَ اللَّعۡنَةَ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ

تو نکل جا اس (جنت) سے تو مردود ہے اور بلا شک تجھ پر قیامت تک لعنت ہے- شیطان نے جب اس حکم خداوندی کو سنا تو عذر نہ کر سکا کہ میں نے تیری بیان کردہ حقیقت کو دہرایا ہے- تو نے بھی تو

اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا

کہا تھا- میں نے کہہ دیا تو کیا ہوا وہ سمجھ چکا تھا- کی یہ الفاظ شان خداوندی کے لائق تھے- میرا کہنا گستاخی ہے- اور اسی گستاخی پر اڑا رہا- ایسے ہی تم (دیوبندی) بھی یہی الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی میں استعمال کر کے لعنت کا طوق پہن کر الٹے دلائل پیش کرتے ہو-

تو دیوبندی جی اس عبارت میں آپ جیسے مکار کا رد کیا گیا ہے اس کو اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ پر چسپاں کرنا تضاد ثابت کرنا آپ کی بہت بڑی حماقت ہے-

اس کے بعد سیف دیوبندی صاحب نے ہیڈنگ ڈالی اہل سنت دیوبندی کا عقیدہ-

نبی ﷺ جنس کے اعتبار سے بشر ہیں اور صفت آپ کی نور کیونکہ آپ سے تاریکی کفر دور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی- قارئین ملاحظہ فرمائیں جناب سیف دیو شیطانی صاحب کو اپنا عقیدہ بھی نہیں معلوم ؛ اور ہمارے اکابرین سے اپنے عقیدے کی تائید کر رہے, ہیں کیا خوب جہالت دکھائی ہے- کوئی نہیں

ہم آپ کو آپ کے اکابرین کا عقیدہ بتاتے ہیں جس سے اہل سنت بریلوی کے عقیدے کی بھی تائید ہوگی ایک تیر 2 نشانہ ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب تحریر کرتے ہیں:

''حضورﷺ کا ایک وجود سب سے پہلے پیدا فرمایا اور وہ وجود نور کا ہے کہ حضورﷺ اپنے وجود نوری سے سب سے پہلے مخلوق ہوئے ہیں اور عالم ارواح میں اس نور کی تکمیل وتربیت ہوتی رہی آخری زمانہ میں اس امت کی خوش قسمتی سے اس نور نے جسد عنصری میں جلوہ گر وتاباں ہوکر تمام عالم کو منور فرمایا۔''

(مواعظ اشرفیہ، جلد 4 صفحہ، 344 ارشاد العباد فی عید المیلاد صفحہ، 24)

لیجئے جناب سیف دیو شیطانی صاحب صفت ,کی بڑی رٹ لگا رہے تھے اور آپ مریض الامت مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب نے دیوبندیوں کا عقیدہ لکھ دیا۔ حضورﷺ کا وجود نور کا تھا اور اپنے وجود نوری سے حضورﷺ سب سے پہلے مخلوق ہوئے آور آخری زمانے میں حضورﷺ کا نور جسد عنصری میں جلوہ گر ہوا۔

اس کے بعد سیف دیوبندی صاحب نے قرآن مجید سے سورہ مائدہ آیت نمبر 15 پیش کی:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ

جناب نے نہ تو اس آیت کا ترجمہ کیا ,نہ ہماری طرف سے کوئی تبصرہ لکھا, بلکہ اپنے پاس سے ۲ جواب لکھ کر پھر سے بقول سرفراز دیوبندی پاگلوں والا کام کیا ہے۔ کوئی نہیں اس جواب میں جو دجل انہوں نے کیا ہے اس کا جواب بھی میں تحریر کرتا ہوں۔

''سیف دیوبندی صاحب لکھتے ہیں اول بات یہ ہے کہ یہاں نور سے مراد نور ہدایت بھی لیا گیا ہے۔ جیسا کہ

آپ کے ہم مسلک لکھتے ہیں کہ' سید نعیم الدین مرادآبادی' نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہدایت ہونے کی تصریح کی ہے -اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ سید عالم ﷺ کو نور فرمایا کیونکہ آپ سے تاریکی کفر دور دور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی-اس کے لکھنے کے ساتھ جناب کو ابریانی کھانے میں اس قدر مصروف تھے کہ حوالے میں خزائن العرفان کی جگہ تبیان القرآن لکھ ڈالا ہاہاہا-''

''جواب سیف دیو شیطانی صاحب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سراپا رحمت اور ہدایت ہیں-جس کے شواہد, قرآن وحدیث میں موجود ہے-اس بات کا انکار کوئی ایمان والا نہیں کرسکتا- لیکن آپ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت لینے کے بجائے رشید احمد گنگوہی صاحب کے پاس ہدایت تلاش کرتے ہو کیونکہ آپ کے مسلک میں گنگوہی کے علاوہ کہیں اور ہدایت تلاش کرنے والا گمراہ ہے-جس کو آپ لوگ 'نص قرآنی' سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں- دیوبندی جی ہوسکتا ہے آپ یہ کہنے لگ جاؤ یہ دیوبندی جماعت پر بہتان لگایا جارہا ہے-اس لئے ہم ثبوت بھی پیش کردیتے ہیں ملاحظہ فرمائیں-''

محمود حسن دیوبندی :'' آپ دیوبندیوں کے امام ربانی ,قاسم نانوتوی کے دلبر جانی ,خواب میں کرنے والے ان کی مہمانی, رشید احمد کالا کواخانی صاحب کے بارے میں تحریر کرتے ہیں-''

ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جگہ ہوا گمراہ
وہ میزاب ہدایت تھے کہیں کیا نص قرآنی

(مرثیہ گنگوہی صفحہ 9)

دوسری جاگہ میں حضور ﷺ کا در بھی آتا ہے دیوبندی حضور ﷺ کا در چھوڑ کر گنگوہی کے پاس ہدایت تلاش کرتے ہیں- ہم اہل سنت و جماعت بریلوی, اللہ کی عطا سے کہاں ہدایت تلاش کرتے ہیں میرے امام اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی زبانی ملاحظہ فرمائیں-

جو ترے در سے یار پھرتے ہیں
در بہ دریوں ہی خوار پھرتے ہیں

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا تجھے حمد ہے خدایا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

(حدائق بخشش امام اہل سنت)

رہی بات سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ کی تو ان کی تفسیر میں حضور کا نور ہونا صاف لکھا ہے۔ کہ: ''سید عالم کو نور فرمایا'' اور یہی تو ہمارا دعویٰ ہے۔ اب وہ نور ہدایت ,رحمت ,اور کیا کیا ہے ہم صحیح شمار ہی نہیں کر سکتے۔ ہمارے لیے تو سب سے بڑی خوش نصیبی یہی ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اپنی زبان پر لے لیتے ہیں ورنہ ہماری زبان تو ''بقول مولانا روم کے:

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

''ہزار بار بھی اگر اپنا منہ مشک وگلاب سے دھولوں ,تو پھر بھی حضور اکرم ﷺ کا نام لینا بہت بڑی بے ادبی ہے۔''

سیف صاحب ہم اتنی بلند پا کیزہ ذات کے اوصاف کہا شمار کر سکتے ہیں۔

پھر سیف صاحب دوسرے جواب میں لکھتے ہیں بعض نے یہاں نور سے مراد اسلام لیا ہے اور بعض نے قرآن کو تو یہ آیت اپنے معنی میں قطعی نہیں لہذا حجت نہیں اور پیش نہیں ہو سکتی۔

جواب۔ پہلی بات جناب کس نے نور مراد لیا, کس نے اسلام اس پر دلائل دینے کی ضرورت نہیں مجھے۔ ورنہ اگر

اس پر دلائل دینا چاہوں تو 50 سے زیادہ مفسرین کے حوالہ جات پیش کر سکتا ہوں جس میں نور سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ذات ہے۔ دوسری بات آپ نے کہا حجت نہیں پیش نہیں ہو سکتی' سیف دیوبندی صاحب آپ دیوبندی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور دیوبندی جماعت کا عقیدہ یہاں بیان کر رہے ہیں۔ اس لیے آپ کے اکابرین اور ان کی کتب آپ حجت ہیں، اور آپ کے اکابرین نے کیا مراد لیا ہے اس آیت سے وہ پیش کیا جائے گا۔ اب آپ مانیں تو ٹھیک ورنہ دیوبندیت سے توبہ اور رجوع کر کے غیر مقلدین کی جماعت میں شامل ہو جائے تب دوسری طرح آپ کے فریب کو ہم ظاہر کریں گے۔

''دیوبندیوں کے امام ربانی قاسم نانوتوی کے دلبر جانی، رشید احمد کالا کوا خانی صاحب'' اس آیت کا ترجمہ، تفسیر تحریر کرتے ہیں:

قَدۡ جَآءَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ

''ترجمہ بے شک آیا تمہارے پاس حق تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب۔''

تفسیر نور سے مراد حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ہے۔''

(امداد السلوک صفحہ 201)

لیجئے سیف صاحب آپ کے گنگوہی نے اس آیت میں نور سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو لیا اور تم کہتے ہو حجت نہیں پیش نہیں ہو سکتے۔

گنگوہی کی ہر بات 'دیوبندیوں' پر حجت ہے کیوں کہ گنگوہی صاحب خود فرماتے ہیں:

آپ (گنگوہی) نے کئی مرتبہ یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے سن لو حق وہی جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا

ہے اور میں بہ قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں مگر اس زمانہ میں ہدایت اور اور نجات موقوف ہے میرے اتباع پر''۔

تذکرۃ الرشید جلد نمبر دوم صفحہ 17

جناب آپ کے رشید احمد گنگوہی صاحب کی تحریر سے ثابت ہو گیا جو ان کی زبان سے نکلا وہ حق ہے اور قسم کے ساتھ آپ کے رشید احمد گنگوہی صاحب نے فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں ہدایت اور اور نجات موقوف ہے میرے یعنی ''رشید احمد گنگوہی'' صاحب کی اتباع پر تو جناب ان کی اتباع سے پھر کر کیوں آپ گمراہی اور ضلالت میں مبتلا ہونا چاہتے ہیں۔

''مریض الامت مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب نے اس کی کئی تفسیر تحریر کرنے کے بعد اس آیت میں حضور کے نور ہونے والی تفسیر کو ہی مختار قرار دیا۔''

خطبات حکیم الامت جلد 5 صفحہ 128

مولوی ادریس کاندھلوی صاحب اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا ہے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور ایک روشن کتاب آئی ہے۔ قتادہ اور زجاج سے منقول ہے کہ نور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مراد ہے۔''

(روح المعانی ص 87 جلد 6 اور تفسیر قرطبی ,6 صفحہ 118)

(معارف القرآن جلد 2 صفحہ 469)

مولوی شبیر عثمانی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

''نور سے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم؛ اور کتاب مبین سے قرآن کریم مراد ہے۔''

(تفسیر عثمانی صفحہ 511)

مولوی عبدالحق حقانی دہلوی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نور- اور قرآن کو کتاب مبین بیان فرما کر یہ بات ظاہر کرتا ہے-''

(تفسیر حقانی 343 سورہ المائدہ صفحہ،23)

''اس کے علاوہ بھی ہمارے پاس اس قدر دلائل موجود ہیں- کہ ان میں سے اگر صرف نصف پیش کر دیے جائیں تو دیو بندی ان کے نیچے دب کر مر جائیں گے- سیف دیوشیطانی صاحب نے جو دجل کر کے کہا تھا یہ آیت حجت نہیں ,پیش نہیں ہوسکتی اس کے جواب کے لئے بطور ثبوت دیو بندی اکابرین کے ان حوالہ جات پر اکتفا کرتا ہوں-'

پھر جناب نے حدیث نور کو درج کیا:

اول ما خلق اللّٰہ نور

''اس کا بھی 2 جواب جناب نے لکھا-''

پہلا- یہ روایت قطعی تو دور صحیح بھی ثابت نہیں ہے تو یہ پیش کیسے کی جاسکتی ہے:

''جواب پہلی بات روایت دو طرح ہوتی ہے-''

''روایت قطعی تو دو طرح ہوتی ہے قطعی الثبوت ,اور قطعی الدلالۃ آپ؛ آپ نے کوئی وضاحت نہیں کی تو اس کا جواب دینا ضروری نہیں- دوسری بات آپ نے کہا یہ صحیح نہیں تو جناب عرض یہ ہے کہ اس کا صحیح ہونا کثیر دلائل سے ثابت ہوتا ہے حتیٰ کہ آپ کی اکابرین سے بھی اس حدیث کا صحیح ہونا ثابت ہے- اس لیے ہم صرف آپ کے اکابرین کے حوالے نقل کرتے ہیں- جس سے آپ کا دجل لوگوں کے سامنے آجائے سب سے پہلے نشر الطیب کا حوالہ پیش کرتا ہوں جس کی وجہ تالیف رسالہ ھذا میں تھانوی صاحب خود لکھتے ہیں اس میں صحیح روایت ہے-''

مریض الامت مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب پہلی فصل ,نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلے یہی 'حدیث'

نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

''عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (نہ بایں معنیٰ ک نور الٰہی اس کا مادہ تھا بالک اپنے نور کے فیض سے) سے پیدا کیا۔

تھانوی صاحب کے خلیفہ مولوی عنایت علی شاہ نے بھی اس صحیح حدیث کو نقل کیا ملاحظہ فرمائیں:

نوری محمدی کا بیان۔

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں، باپ آپ پر قربان ہوں۔ مجھ کو بتلائیے کہ سب چیزوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جابر اللہ نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور یعنی میرا نور اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا۔''

نعت شریف کا یہ شعر بھی لکھتے ہیں:

*جسم پاک ان کا سراپا نور تھا*
*اس لئے سایے سے بالکل دور تھا*

(باغ جنت صفحہ 258)

''تو دیوبندی سیف جی میں نے آپ کے حکیم الامت سے اس حدیث کو صحیح ثابت کر دیا۔''

پھر سیف صاحب نے 'ملا علی قاری علیہ الرحمہ' کی عبارت پیش کی اور کہا نور سے مراد روح ہے:

جواب۔ جناب نور سے مراد روح محمدی ہو، یا نور محمدی اس سے ہم کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس لیے دونوں سے ہمارے

عقیدے کی تائید ہوتی ہے مقصد تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اول خلق ہیں۔ خواہ آپ کو روح سے تعبیر کیا جائے یا نور سے سیف صاحب ہاں اس وقت آپ کی یہ دلیل صحیح آپ کو نفع دیتی ۔جب روح اور نور میں تباین (جدا ہونا) ہوتا۔ ورنہ ہمارے اس تبصرے کی تائید تو ملا علی کی جس عبارت کو آپ نے ادھوری پیش کی اس سے ہی ہو رہی ہے ملاحظہ فرمائیں:

اول ما خلق الله نوری و فی روایته روحی معناهما واحد فان الرواح نورانیته

(آپ فرماتے ہیں)''سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا۔ اور ایک روایت میں کہ میری روح کو پیدا کیا دونوں کا معنی ایک ہی ہے کیونکہ ارواح نورانی ہی ہوتی ہیں۔''

(مرقات جلد 1)

''اللہ کریم کے کرم سے سیف دیوبندی کی دجل سے بھری تحریر کا مختصر الزامی جواب ہم نے دے دیا۔ جس کو پڑھ کر اندازہ ہو جائے گا ان کا مسلک، ان کے اکابرین تضادات میں غرق ہیں–اب سیف دیوبندی, یا پھر کوئی دوسرا دیو شیطانی ہماری تحریر کا جواب لکھتا ہے۔ تو ہم دیوبندیوں کا اس سے زیادہ دجل آپ کے سامنے ان کی کتب سے پیش کر دیں گے۔''

نوٹ۔ ایک گزارش میری اس مختصر تحریر میں اگر کوئی غلطی نظر آئے تو مجھے ضرور اطلاع فرمائیں۔

ختم